افکار و اخبار

- تنظیم آزادی فلسطین اور عالم اسلام کے منہ پر تھپیڑ
- پاکستان میں شیعہ آبادی کا جائزہ
- تعلیمی درسگاہوں میں اسلامی تعلیمات کی پامالی
- اہل حق میں ہم آہنگی کی ضرورت
- اسلام کون چاہتا ہے

تنظیم آزادی فلسطین اور عالم اسلام کے منہ پر تھپیڑ | مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۸۳ء کو ثقافی لینڈ کے مشہور اخبار ثقافی میں مندرجہ ذیل مضمون اس عنوان سے شائع ہوا کہ عالم اسلام کی ہمدردیاں تنظیم آزادی کے کام نہ آسکیں۔ جو ایک طرف تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے ایک طعنہ تھا اور دوسری طرف مسلمانوں کی بیداری کے لئے کھلا سبق بھی۔ مضمون میں اسلامی حکومتوں کے ماضی سے زمانہ حال تک کا ذکر موجود ہے۔ قارئین الحق کے لئے اس مضمون کا ترجمہ ارسال ہے

جب سے اسرائیل کی آزاد مملکت کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اسی دن سے فلسطینیوں کی بربادی اور بیخ کنی کا آغاز بھی ہوا۔ فلسطینیوں کی آزادی کو سلب کرنے اور ان کے بنیادی حقوق چھیننے کے لئے اسرائیل نے باقاعدہ جنگیں لڑیں گو کہ فلسطینیوں نے اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے بڑی بہادری سے اسرائیلی غاصبوں کا مقابلہ بھی کیا لیکن فلسطینی مسلمان اس جنگ میں یکہ و تنہا تھے۔ اور اسرائیل کے ساتھ امریکہ جیسی سپر طاقت بھی ان کی پشت پناہی کرتی رہی۔ اور اب تو کئی ممالک نے مل کر فلسطینی مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کا عزم بھی کر لیا ہے۔

اسرائیل نے جتنی جنگیں فلسطین کے خلاف لڑیں۔ ان کے سامنے دو بنیادی اور اہم مقاصد تھے۔ ایک یہ اگر بہادری سے نہ لڑے تو شرمناک شکست بھی ہوگی اور اسرائیل کے وجود کو خطرہ بھی لاحق رہے گا۔ اگر کامیاب گئے تو مسلمان ممالک سے آزاد اسرائیل کو حق اور موقعہ بھی مل جائے گا۔ چاہے اس کے لئے اسرائیل کو کتنی ہی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔

دنیا کے تمام مسلمانوں کو اسرائیل کی اسلام دشمنی اور ناپاک عزائم سے آگاہ رہنا چاہئے۔ گو کہ اسرائیل کی پشت پناہی بڑی طاقتیں بھی کر رہی ہیں لیکن ان میں خود بھی بہادری اور جرأت موجود ہے۔ ان کی بہادری کا بیّن ثبوت عراق پر اسرائیلی حملہ ہے۔ جس نے عراق کا ایٹمی ری ایکٹر تباہ کر کے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا تھا۔ حالاں کہ اسرائیل کی کل آبادی ۲۵ لاکھ ہے۔ اور اس کے مقابلے میں عربوں کی آبادی ۱۰ کروڑ ہے۔

عربوں کے پاس افرادی اور مادی دونوں قوتیں اسرائیل سے زیادہ ہیں لیکن عربوں کی بزدلی کا یہ عالم ہے کہ شرمناک ذلت سے دوچار ہوتے ہیں۔ وہ دن دور نہیں جب کہ فلسطینیوں کا نام صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا۔ اور عربوں کے ہنگامی اجلاس اور احتجاج کاغذ کی سطح سے نہ اٹھ سکے۔